ترجمہ و تلخیص

مسلمان قاضیوں کے تذکرے[1]

(۲)

ڈاکٹر بدری محمد فہد ______ مترجم: ابو سعد اصلاحی

تاریخ قضاۃ حجاز

۱۔ قضاۃ اہل المدینہ: مولف: مدائنی: ابو الحسن علی بن محمد (ت ۲۲۸/۸۴۲) ۴۲

۲۔ قضاۃ المدینہ: مولف: ابن مدینی: علی بن عبد اللہ السعدی (ت ۲۲۲/۸۴۳) ۴۳
راجح قول یہ ہے کہ یہ کتاب مدائنی ہی کی ہے۔ ترجیح کا سبب "اخبار قضاۃ البصرۃ" پر بحث کے دوران ہم نے بیان کر دیا ہے۔

۳۔ نزھۃ ذوی الاحکام باخبار الخطباء والائمۃ وقضاۃ بلد اللہ الحرام
مولف: ابن فہد: عز الدین عبد العزیز بن عمر المکی (ت ۹۲۰/۱۵۱۵) ۴۴

تاریخ قضاۃ شام

۱۔ الروض البسام فیمن ولی قضاء الشام: مولف: خوبی: محمد ابن احمد بن خلیل قاضی دمشق (ت ۶۹۳/۱۲۹۴) ۴۵

۲۔ اخبار قضاۃ دمشق: مولف: الذہبی: شمس الدین محمد ابن احمد دمشقی شافعی (ت ۷۴۸/۱۳۴۸) ۴۶

---

[1] اس تحقیقی مقالہ کی پہلی قسط اپریل سنہ ۸۲ء کے تحقیقات اسلامی میں شائع ہوئی تھی۔ بعض وجوہ سے اس کی دوسری قسط کافی تاخیر سے شائع ہو رہی ہے جس کے لئے ادارہ، مترجم اور اپنے قارئین دونوں سے معذرت خواہ ہے۔

۳۔ الزہر البسام فی نشر قضاۃ الشام : مولف : مقدسی : ابوالفضل (آٹھویں صدی ہجری)

۴۔ القضاۃ الشافعیۃ : (اس سے مراد دمشق کے شافعی قضاۃ ہیں) مولف: نعیمی عبدالقادر بن محمد بن عمر دمشقی، شافعی ۔ یہ دمشق میں شافعی قضاۃ کے نائب تھے (ت ۹۲۷/ ۱۵۲۰) [۴۸]

نعیمی نے اس کتاب میں حنفی، مالکی اور حنابلہ قضاۃ کا تذکرہ نہ کرکے صرف شافعی قضاۃ کا ذکر کیا ہے ۔ اسی بنا پر ابن طولون اس کتاب کے اس حصے کا استدراک کیا ہے جس سے نعیمی نے اغماز برتا ہے ۔ ابن طولون نے نعیمی کی کتاب کو اپنی کتاب کے شروع میں اور استدراکات کو آخر میں ذکر کیا ہے تاکہ استدراکات اور ان کی کتاب میں امتیاز بآسانی ہوسکے ۔

۵۔ اعلام الاعلام لمن ولی قضاء الشام : مولف : ۔ ابن اللبودی : ابوعباس ابن خلیل صاحبی دمشقی (ت ۸۹۶/ ۱۴۹۱) یہ منظوم کتاب ہے ۔ ابن طولون، دمشقی (۱۵۴۶/۹۵۳) نے ایک جلد میں اس کی شرح کی ہے [۴۹] لیکن ڈاکٹر منجد نے اس کتاب کو ابن طولون ہی سے منسوب کیا ہے [۵۰] ۔

۶۔ الثغر البسام فی ذکر من ولی الشام : ابن طولون : شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن علی دمشقی، حنفی (ت ۹۵۳/ ۱۵۴۶) یہ کتاب اوسط سائز کے ۴۱۸ صفحات پر مشتمل ہے ۔ ڈاکٹر صلاح الدین منجد کی تحقیق کے ساتھ دمشق سے ۱۹۵۶ء میں شائع ہوئی ۔ اس کے پہلے حصے میں ان شافعی قضاۃ کا ذکر ہے جن کو نعیمی نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے اور دوسرا حصہ حنفی، مالکی اور حنبلی قضاۃ کے بیان پر مشتمل ہے ۔ اسی دوسرے حصے میں ابن طولون نے نعیمی کی کتاب کا استدراک کیا ہے ۔ یہ کتاب مسالک کے اختلاف کے باوجود فتح اسلامی سے لے کر ابن طولون کے زمانے یعنی دسویں صدی تک کے دمشق کے قضاۃ کے حالات پر مشتمل ہے ۔ اس لحاظ سے یہ کتاب بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ ہمیں پہلی مرتبہ دمشق کے قضاۃ سے آگاہی فراہم کرتی ہے ۔ [۵۱] یہ کتاب

قضاۃ کے ناموں شہروں، ان کی تہذیب وثقافت، تالیفات اور اپنے شیوخ کا پتہ دیتی ہے۔ اور یہ بھی واضح کرتی ہے کہ وہ مساجد، مدارس اور گھروں کا اطلاق کن کن جگہوں پر کرتے تھے، نیز یہ بھی کہ منصب قضا ان کے لئے جتنا باعث فخر تھا، اس سے علاحدگی اتنی ہی باعث ذلت۔

محقق نے اس کتاب میں ایک باب کا اضافہ کرکے ان قضاۃ کے ناموں کا ذکر کیا ہے جن کو ابو ایوب نے اپنے مندرجہ ذیل تذکرہ میں بیان کیا ہے، نیز تاریخ ابی ذرعہ عبدالرحمٰن بن عمرو النصری (ت ۲۸۰ھ/) میں مذکور دمشق کے قضاۃ کے بارے میں ایک فصل کو بھی کتاب سے ملحق کردیا ہے۔

۷۔ تذکرہ ابن ایوب: ۵۲ مولف ابن ایوب انصاری۔ شرف الدین موسیٰ ابن القاضی جمال الدین یوسف بن ایوب انصاری، شافعی (ت ۱۰۰۰/ ۱۵۹۲) اس تذکرہ کو ابن ایوب نے بذات خود جمع کیا ہے تاکہ بعد میں آنے والوں کے لئے یاددہانی کے طور پر کام آئے۔ اس تذکرہ کو ابن ایوب نے مختلف مصادر سے نقل کیا ہے، پہلا حصہ مشہور اشخاص کے حالات پر مشتمل ہے اور دوسرا حصہ **نزهة الخاطر وبهجة الناظر** پر مبنی ہے۔ یہ تذکرہ صرف شافعی قضاۃ پر حاوی ہے۔ اسی سے ڈاکٹر صلاح الدین نے ان شافعی قضاۃ کے ناموں کو نقل کیا ہے جن سے نعیمی نے اغماز برتا ہے نیز اسی سے گیارہویں صدی ہجری کے قضاۃ کے ناموں کو بھی نقل کیا ہے۔

۸۔ خلاصۃ نزہۃ الخاطر: مولف: ابن ایوب انصاری: یہ کتاب قضاۃ دمشق کے حالات پر مشتمل ہے۔ زرکلی کے بیان کے مطابق ابھی مخطوط کی شکل میں ہے۔ ۵۳

۹۔ الباشاۃ والقضاۃ (ادولاۃ دمشق فی العہد العثمانی) مولف: ابن جمعہ محمد المقار حنفی (۱۲ویں صدی ہجری) یہ ایک ضائع شدہ ضخیم کتاب کی ایک فصل ہے مولف نے اس کو سالوں کی محنت سے ترتیب دیا ہے۔ چنانچہ وہ موالی اور قضاۃ کے ناموں کے ساتھ دمشق میں اپنے دخول وخروج کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صلاح الدین منجد نے ۱۹۴۹ء میں دمشق میں اس کتاب کی تحقیق کی۔

۱۰۔ تاریخ قضاۃ دمشق: مولف: نامعلوم: یہ کتاب شام کے ان قضاۃ کی تاریخ پر مشتمل ہے جنھوں نے ۱۱۰۰ھ میں منصب قضا سنبھالا۔ یہ کتاب ۱۲۰۸ کے قریب لکھی گئی ہے۔ مولف نے اس کتاب میں ۱۲۰۸ سے ۱۲۲۰ تک منصب قضا پر فائز ہونے والے قضاۃ کے ناموں کا اضافہ کیا ہے۔ یہ اضافہ صفحہ ۱۱۸ سے ۲۲ تک ہے اور مکتبہ ظاہریہ میں موجود ہے۔

۱۱۔ الفتح الجلی فی قضاء الحنبلی: مولف: شطی۔ محمد جمیل افندی (۱۴ویں صدی ہجری) یہ رسالہ ۱۳۲۸ھ میں شائع ہوا۔ اور دمشق کے شرعی محکمے کے حنبلی قضاۃ کے حالات پر مشتمل ہے۔ مولف نے اس کی ابتداء شمس الدین عبدالرحمٰن بن ابی عمر بن قدامہ سے کی ہے۔ یہ ۶۶۴ھ میں سب سے پہلے دمشق میں حنبلی قضاء پر مامور ہوئے۔ ۵۲

تاریخ قضاۃ مصر

کتاب الولاۃ وکتاب القضاۃ: مولف: کندی: ابوعمر محمد بن یوسف مصری (ت ۳۵۰ھ/۹۶۱م)

یہ کتاب ۱۹۰۸ میں رفن کست کی تحقیق سے "مکتبہ الاباء الیسوعیین" بیروت سے شائع ہوئی ہم نے اسی ایڈیشن کی طرف رجوع کیا ہے کتاب کی ابتداء ۱۹ ہجری میں عمرو بن العاص کی مصر پر گورنری سے ہوتی ہے اور اختتام ۳۵۸ میں ابوالفوارس احمد بن علی بن الاخشید کی گورنری پر ہوتا ہے اس میں جوہر صقلی کی قیادت میں فاطمی لشکر کے مصر میں دخول اور معز فاطمی کا خطبہ بھی مذکور ہے یہ ذکر صفحہ ۶ سے ۲۹۸ تک جاری رہتا ہے اس کے بعد صفحہ ۲۹۹ سے ۴۷۶ تک قضاۃ مصر کا تذکرہ ہے چنانچہ مولف کے نزدیک مصر میں منصب قضا پر ۲۳ھ میں فائز پہلے شخص قیس بن ابی العاص بن قیس آخری شخص جو کہ ۲۴۶ھ سے ۲۷۰ھ تک قضاء مصر پر فائز رہے قاضی بکار بن قتیبہ ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ قضاۃ کا حصہ نامکمل ہے کیوں کہ ولاۃ سے متعلق پہلے حصہ کے برخلاف اس حصہ میں فاطمی حکومت تک کا ذکر نہیں ہے متعدد مصنفین نے کندی کی کتاب پر تکملہ لکھا ہے جو اس کتاب کے ساتھ شائع ہوا

"الف" ذیل کتاب الولاۃ وکتاب القضاۃ

مولف: ابن برد: ابوالحسن احمد بن عبدالرحمٰن (ت ؟) ابن برد کا یہ تذکرہ وہاں سے شروع ہوتا ہے جہاں کندی نے اپنی کتاب ختم کی ہے چنانچہ انھوں نے قاضی بکار بن قتیبہ سے شروع کر کے قاضی عبدالحکم بن سعد فاردنی پر ختم کیا ہے یہ تذکرہ ۴۷۷ - ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ہے

(ب) رفع الاصر عن قضاۃ مصر!

مولف: ابن حجر عسقلانی (ت ۸۵۲ھ/ ۱۴۴۸م) اس کے کئی ایک تراجم کندی کی کتاب سے ملحق ہیں۔

(ج) النجوم الزاھرۃ بتلخیص اخبار قضاۃ مصر والقاہرہ

مولف: یوسف بن شاہین سبط ابن حجر عسقلانی۔ یہ رسالہ ۵۰۰ - ۶۱۴ صفحات پر مشتمل ہے اور کندی کی کتاب سے ملحق ہے۔ اور ۲۴۷ھ سے ۴۱۹ھ کی مدت کا احاطہ کرتا ہے۔

"۲" اخبار قضاۃ مصر

مولف: ابن زولاق: ابومحمد الحسن ابن ابراہیم (ت ۳۸۶ھ/ ۹۹۶م) ابن خلکان کے نزدیک کتاب کا یہی نام صحیح ہے جب کہ حاجی خلیفہ نے اسے تاریخ قضاۃ مصر کے نام سے موسوم کیا ہے[۵۵] اس کو کندی کی مندرجہ بالا کتاب کا تکملہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اس کی ابتدا قاضی بکار بن قتیبہ سے اور اختتام محمد بن النعمان (۳۸۶ھ) کے ذکر پر ہوتا ہے ابن خلکان نے اسی کتاب سے ابن زولاق کی تاریخ ولادت معلوم کی ہے[۵۶] اور اس کتاب کی مدد سے قاضی نعمان کے والد کی علمی وسماجی پوزیشن پر روشنی ڈالتے ہوئے مصر میں داخل ہونے کے بعد معز فاطمی کے یہاں ان کی ملازمت کے احوال کو بھی قلم بند کیا ہے[۵۷] اسی سے ابن خلکان نے قاضی[۵۸] ابوالحسن علی بن نعمان کے پانچ اشعار بھی نقل کئے ہیں اور ایک دوسری جگہ قاضی نعمان کی علمی وجاہت اور سماجی پوزیشن کو بھی دائرۂ بحث میں لائے ہیں[۵۹] نیز ابن خلکان نے قاضی بکار بن قتیبہ کے حالات کو بھی نقل کیا ہے کہ انھوں نے کس طرح مصر کے منصب

قضاء کے حصول کے لئے فقیہ یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی کا سہارا لیا اور بالآخران کے مشیر بنے [60]

۳۔ کتاب القضاۃ [61]

مولف: مصری: الحافظ عبدالغنی بن سعید الازدی (ت ۴۰۹ھ/ ۱۰۱۸م) قرشی نے قاضی احمد بن محمد بن عیسیٰ بن زیاد الکاکی [62] کے حالات کے لئے اسی سے رجوع کیا ہے۔

۴۔ تاریخ القضاۃ [63]

مولف: ابن المیسر: تاج الدین ابوعبداللہ محمد بن علی بن یوسف مصری (ت ۶۷۷ھ/ ۱۲۷۸م)۔

۵۔ عقود النظام فیمن ولی مصر من الحکام [64]

مولف: ابن دانیال: حکیم شمس الدین محمد بن دانیال وصلی (ت ۷۱۰ھ/ ۱۳۱۰م)

یہ کتاب قضاۃ مصر کے بارے میں اس قصیدہ سے عبارت ہے جس پر ابن حجر نے اپنی کتاب "رفع الاصر" کی بنیاد رکھی ہے جس کا ذکر آگے آرہا ہے۔

۶۔ اخبار قضاۃ مصر

مولف: ابن الملقن: سراج الدین عمرو بن علی الاحصاری اندلسی مصری شافعی (ت ۸۰۴ھ/ ۱۴۰۰م)

۷۔ اخبار قضاۃ مصر

مولف: بشبیشی: جمال الدین بن عبداللہ بن احمد بغدادی قاہری شافعی (ت ۸۲۰ھ/ ۱۴۱۷م) ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب (رفع الاصر عن قضاۃ مصر) میں اسی کتاب پر اعتماد کیا ہے۔ یہ کتاب ایک جلد پر مشتمل ہے اور سخاوی کے بیان کے مطابق اس سے ایک کتابچہ بھی ملحق ہے [66]

۸۔ ذکر القضاۃ الشرعیۃ فی الدیار المصریۃ

مولف: الرمادی: احمد بن محمد (آٹھویں صدی ہجری)

۹۔ رفع الاصر عن قضاۃ مصر

مولف: ابن حجر عسقلانی: شہاب الدین احمد قاضی القضاۃ (ت ۸۵۲ھ/۱۴۴۸م)
حاجی خلیفہ کا بیان کتاب کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے ٦٧ قاہرہ میں ۱۹۵۷ء میں ڈاکٹر عبد المجید اور محمد المہدی ابو سنہ اور محمد اسماعیل الصادی کی تحقیق سے شائع ہوئی۔

ابن حجر نے اس تالیف کو ۸۴۲ھ میں پہلی مرتبہ منصب قضاء سنبھالنے کے بعد مکمل کیا۔ اس میں انھوں نے سالوں کے مطابق حالات قضاۃ کو ترتیب دینے کے ساتھ ساتھ حروف کے مطابق کتاب کی تدوین کی مولف کے بیان کے مطابق اس کتاب کی بنیاد مصری قضاۃ کے ذکر پر مشتمل وہ قصیدہ بنا جس کی نسبت مشہور ادیب شمس الدین محمد بن دانیال الکمالی (ت ۷۱۰ھ) کی طرف کی جاتی ہے۔ یہ قصیدہ انھوں نے قاضی القضاۃ بدر الدین ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن سعد اللہ بن صماعۃ (ت ۷۳۲ھ) کے لئے نظم کیا تھا ابو عمرو الکندی کی تالیف اخبار القضاۃ اور اسی سے ملحق ابن زولاق کا کتابچہ، حافظ قطب الدین الحلبی ۷۳۵ھ کی تالیف اخبار مصر، اپنے دوست المقریزی (۸۴۵) کی تاریخ اور سراج الدین ابن الملقن (ت ۸۰۴ھ) سے استفادہ کرکے مرتب کیا۔

چنانچہ کتاب کی ابتداء اسی قصیدہ کے ایک ٹکڑے سے ہوتی ہے پھر اس کے بعد انھیں کے کسی معاصر کا قصیدہ درج ہے اور پھر اس کے بعد قضاۃ کے حالات کا پورا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ ابتداء ابراہیم بن اسحاق ابن خزیمہ الزہری القاری سے اور جزاول کا اختتام قاضی خیر بن نعیم الحضری پر ہوتا ہے۔

۱۰۔ النجوم الزاہرۃ بتلخیص اخبار قضاۃ مصر والقاہرہ

مولف: ابن شاہین: یوسف بن شاہین سبط ابن حجر عسقلانی (ت ۸۹۹ھ/۱۴۹۳م)
یہ رفع الاصر نامی کتاب کی تلخیص ہے اس کی تالیف ۸۷۷ھ میں مکمل ہوگئی۔ ذیل تذکرہ الحفاظ کے حاشیہ میں مذکور ہے کہ سبط ابن حجر نے اس کتاب میں اپنے دادا کی کتاب (رفع الاصر) پر تنقید کرتے ہوئے ان کے خیالات کی وضاحت کی ہے ٦٨۔ اس کتاب کے کئی ایک نسخے موجود ہیں۔

۱۱۔ مختصر لرفع الاصر

مولف ابن ابی اللطف: علی بن محمد مقدسی شافعی (ت ۹۳۴ھ/۱۵۲۸م)

اس کتاب کے صحیح نام سے ہماری واقفیت نہ ہوسکی[۱۹] ہر مورخ نے مولف کے سن وفات پر ابن العماد حنبلی اور ہدیہ کے مولف البغدادی کا سہارا لیا ہے۔ مگر حاجی خلیفہ نے مولف کا سن وفات ۹۰۰ھ بتایا ہے۔

۱۲۔ الذیل علی کتاب الاصر

مولف: السخاوی، شمس الدین محمد بن عبدالرحمن شافعی (۹۰۲ھ/۱۴۹۶ء) حاجی خلیفہ کا بیان ہے کہ سخاوی نے اس کتاب کو 'بغیۃ العلماء والرواۃ' کے نام سے موسوم کیا ہے جب کہ تمام نسخوں میں اس کا مندرجہ بالا نام ہی مذکور ہے۔

اس کتاب کو الدار المصریہ للتالیف والترجمۃ القاہرہ نے ڈاکٹر جودت ہلال اور استاذ محمد محمود صبح کی تحقیق سے شائع کیا ہے یہ کتاب فہرست کے ساتھ درمیانی سائز کے ۵۸۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے 'رفع الاصر' کا تکملہ ہے اور جو نام سخاوی سے چھوٹ گئے تھے ان کا استدراک ہے۔ اس کتاب میں قضاۃ کی عرصہ تک غیر حاضری کی بنا پر منصب قضا پر فائز ہونے والے ان کے نائبین کا بھی ذکر ہے سخاوی نے کتاب کو اپنے شیخ ابن حجر کی طرح حروف کے مطابق ترتیب دیا ہے ہاں جو چیز اس کتاب کو شیخ کی کتاب سے ممتاز کرتی ہے وہ بات سے بات نکالنے کا انداز ہے بایں طور کہ قاضی کے حالات کے دوران مولف ان کے لڑکوں کا بھی ذکر لے بیٹھے ہیں اور ترجمہ میں درپیش لغوی، نحوی اور فقہی مسائل میں بھی خود کو دیر تک الجھاتے رہتے ہیں اسی بنا پر تذکرہ کئی صفحات کا احاطہ کر لیتا ہے۔ پیدائش و وفات پر خاص توجہ صرف کرتے ہیں نیز متقدمین کی غلطیوں کی اصلاح بھی کرتے جاتے ہیں۔

اسی طرح وہ شخص مذکور کے علم و فضل کی شہادت میں اپنے اصحاب، اساتذہ اور خاص کر ابن حجر کے اقوال بھی پیش کرتے ہیں۔ احتساب نفس کے طور پر مقدمہ میں رقم طراز ہیں کہ میں نے عیب جوئی سے زبان کو محفوظ رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں "میں نے ان باتوں سے اغماز برتا ہے جو لوگوں کی ناراضگی کا سبب بن سکتی ہوں۔

۱۳۔ حسن المحاضرۃ فی تاریخ مصر والقاہرہ

مولف: سیوطی : جلال الدین عبدالرحمٰن (ت ۹۱۱ھ/ ۱۵۰۵)
اس کے کئی ایڈیشن نکل چکے ہیں میں محمد ابوالفضل ابراہیم (۱۹۶۷) کے ایڈیشن کی طرف رجوع کیا ہے یہ دو جز پر مشتمل ہے اس کتاب کی ابتدا بھی گرچہ عام تالیفات کی طرح ہوئی لیکن سیوطی نے اس میں عہد فراعنہ سے لے کر فتح اسلامی تک کی مصر کی تاریخ اہل مصر اور ان غیر مصری علماء و حکماء کے حالات پر جنھوں نے مصر پر حکومت اختیار کی مع ان کی تاریخ پیدائش وفات کے روشنی ڈالی ہے فقہاء اور علماء کے ساتھ تو قضاۃ کا ذکر ضمنی طور پر آگیا ہے پھر قضاۃ کو مندرجہ ذیل عناوین کے تحت خصوصی طور پر بیان کیا ہے جیسے ذکر قضاۃ مصر، ذکر قضاۃ الحنفیہ، ذکر قضاۃ المالکیہ، ذکر قضاۃ حنبلیہ

۱۴۔ قضاۃ مصر

مولف: الجیزی: ابوعبیداللہ محمد بن الربیع[۱۷] (ت ۳۲۴ھ/ ۹۳۵م)

۱۵۔ رسالہ فی بیان طریق القضاء و اسماء القضاۃ بمصر المحروسہ ؛ اقایمہا مدۃ الفرانسیس

مولف: مرخشی : احمد قاضی العسکر بمصر

اس رسالہ کو مرخشی نے جنرل عبداللہ منو فرانسیسی کے لئے تالیف کیا تھا اس کی ایک فوٹو اسٹیٹ کاپی جامعۃ الدول العربیہ میں موجود ہے۔ ابن مرنوس نے رسالہ اور مولف کے نام سے اختلاف کیا ہے۔ سخاوی نے اس کتاب کے توسط سے مصر کی قضاۃ پر تاریخ کی کتابوں کے مولفین کا ذکر کیا ہے لیکن ہم ان ناموں سے واقف نہیں ہیں ان کے نزدیک وہ لوگ اسماعیل بن علی بن اسماعیل بن موسیٰ حسینی، سلیمان بن علی بن عبدالسمیع اور قاضی عزالدین کنانی حنبلی ہیں[۱۸]

تاریخ قضاۃ اندلس و مغرب

۱۔ قضاۃ القرطبہ والاندلس

مولف ابن عبدالرحمٰن : محمد بن عبدالبر ابوعبداللہ (ت ۳۴۸ھ/ ۹۵۹م) میں زندہ تھے[۱۹]

۲۔ کتاب القضاۃ : ابوعبداللہ: احمد بن محمد بن عبدالبر[۴۷]

۳۔ کتاب القضاہ : المستنصر الاموی : الحکم بن عبدالرحمٰن اموی اندلسی (رت ۳۶۶ھ / ۹۸۶م) ابن الفرضیؒ کی تالیف (تاریخ علماء الاندلس) میں اس کتاب اور مولف کے نام کا بار بار اعادہ ہوا ہے۔ لیکن ایک جگہ یزید بن یحیی بن شریح متجی کے حالات میں لکھا ہے کہ "امام عبدالرحمٰن بن معاویہ جب حکمراں ہوئے تو وہ قرطبہ کے منصب قضاء پر فائز تھے عبدالرحمٰن نے کچھ دنوں کے بعد ان کو معزول کر کے ان کی جگہ پر معاویہ بن صالح کو قاضی مقرر کیا"۔ ابن الفرضی کا بیان ہے کہ یہ روایت میں نے ایک کتاب میں دیکھی جو مجھے احمد بن عبداللہ بن عبدالرحیم نے دی تھی۔ اس کتاب میں اندلسی خلفاء کے قضاۃ کا تذکرہ تھا اور امیر المومنین حکم کے قلم سے ایک ضمیمہ شامل تھا۔[۴۸] اس سے شبہ ہوتا ہے کہ ممکن ہے یہ کتاب کسی اور کی ہو اور حکم نے اس کی تعلیق یا اس کا ذیل لکھا ہو۔ لیکن اس کے بارے میں کوئی قطعی فیصلہ کرنا مشکل ہے۔

۴۔ قضاۃ قرطبہ :

مولف : الخشینی: ابوعبداللہ نے محمد بن حارث بن اسد القیروانی الاندلسی (رت ۳۶۱ھ / ۹۷۱) ۔ اس کتاب کا نام (اخبار القضاۃ بالاندلس)[۴۹] اور (بغیۃ الملتمس)[۵۰] میں مذکور ہے۔ اسپینی مستشرق خولیان زبیرہ کی نگرانی میں یہ کتاب (قضاۃ قرطبہ) کے نام سے ۱۹۱۴ء میں شائع ہوئی تھی۔ اسپینی زبان میں مترجم اس کا ایک نسخہ آکسفورڈ میں موجود ہے۔ دوسری مرتبہ ۱۳۸۲ھ میں سید عزت العطار الحسینی نے اس کتاب کو خشینی کی ایک دوسری کتاب کے ساتھ ملحق کر کے شائع کیا۔ دونوں کا نام کچھ اس طرح ہے (قضاۃ قرطبہ و علماء افریقیہ) تیسری مرتبہ ۱۹۶۶ء میں الدار المصریہ للتالیف والترجمہ کی جانب سے قضاۃ قرطبہ کے عنوان سے شائع ہوئی۔ اس کتاب کو خشینی نے قرطبہ میں حکومت کے مشیر ہونے کے بعد امیر المومنین الحکم الثانی کے لئے لکھی تھی۔ کتاب کی ابتداء قرطبہ کے ان اشخاص سے ہوتی ہے جنھیں منصب قضاء تو پیش کیا گیا لیکن انھوں نے شرف قبولیت بخشنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد مولف قضاۃ

قرطبہ کا ذکر کرتے ہوئے سب سے پہلے مہدی بن مسلم کے حالات لکھتے ہیں اور اختتام قاضی محمد بن اسحاق بن سلیم پر کیا ہے جو کہ ۳۵۶ھ میں منصب قضاء پر جلوہ افروز تھے اور ۳۵۸ھ میں قضاء وامامت ونماز دونوں کی ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ مصنف نے کتاب میں زمانی تسلسل کو ملحوظ رکھا ہے۔

عطار کے ایڈیشن میں (اسماء قضاۃ القیروان) کے نام سے ایک فصل ہے جو کہ کتاب (علماء افریقہ) کے آخر میں ملحق ہے اور ۳۰۲-۳۲۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب (علماء افریقہ) سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان ۵۱ قضاۃ پر مبنی ہے جو کہ بحر متوسط کے کچھ جزیروں اور مغرب کے کچھ شہروں میں منصب قضاء پر فائز تھے۔

اس کتاب سے قاضی عیاض نے روایت نقل کی ہے اور اس کو (کتاب القضاۃ) کے نام سے موسوم کیا ہے۔ یہ روایت قاضی محمد ابن عبد المعروف بابن عیسی[82] کے حالات کے تحت لی گئی ہے نیز یحیی ابن عبد اللہ (جو کہ قاضی عیاض کے بھائی ہیں[83]) نے بھی ابن ابی عیسی کے حالات کے تحت اس سے روایت نقل کی ہے اور تیسری دفعہ المعتب لی الازہر[81] کے حالات کے تحت اس سے منقول ہے۔

۶۔ کتاب القضاۃ

مولف: ابن الحیان القرطبی - ابو مروان حیان بن خلف بن حسین بن حیان۔ (ت ۴۶۹ھ/۱۰۷۶)

اس کتاب کا نام (المغرب فی حلی المغرب)[85] نامی کتاب میں مذکور ہے اسی کتاب کا اختصار (انتخاب من اخبار القضاۃ لابن حیان القرطبی[86]) کے نام سے منظر عام پر آچکا ہے۔

۷۔ اخبار القضاۃ والفقہا

مولف: القرطبی ابو عمر احمد بن محمد المالکی القاضی (ت ۴۴۰ھ/۱۰۴۸ء) اس کتاب کو ابن بشکوال نے اپنی کتاب (الصلہ) کا پورے اعتماد کے ساتھ ماخذ بنایا ہے ان کے مطابق یہ ایک مختصر سی کتاب ہے[87]

۸۔ تاریخ فقہاء طلیطلہ و قضاتہا۔

مولف: الانصاری: ابوجعفر احمد بن عبدالرحمٰن (ت ۴۸۹ھ / ۱۰۹۶ م)

۹۔ اخبار قضاۃ قرطبہ

مولف: ابن بشکوال: خلف بن عبدالملک (ت ۵۸۷ھ/۱۱۸۲م)[۸۹]

۱۰۔ تاریخ قضاۃ الاندلس یا (المرقبۃ العلیہ فیمن یستحق القضاء والفتیا)

مولف: النباہی: ابوالحسن علی بن عبداللہ المالقی الاندلسی القاضی (ت ۷۹۲ھ / ۳۸۹ م) اس کو لیوی بر دونسال نے قاہرہ میں ۱۹۴۸ء میں شائع کیا اور دوسری مرتبہ المکتب التجاری للطباعۃ والنشر والتوزیع بیروت کی جانب سے اس کی اشاعت ہوئی۔ یہ کتاب فتح عربی سے لے کر آٹھویں صدی ہجری تک کے قضاۃ پر مشتمل ہے ضخامت اوسط درجہ کی ہے قدماء میں تلمسانی نے اس کتاب کا نام (کتاب المرقبہ العلیا فی مسائل القضاء والفتیا) تحریر کیا ہے اور اسے بہت مفید بتایا ہے یہ کتاب دو اجزاء پر مشتمل ہے تلمسانی[۹۰] صرف پہلے ہی جزء سے واقف ہیں۔ قاضی عیاض کے متعلق روایت نقل کرتے ہوئے انھوں نے ایک جگہ کتاب کے نام سے لفظ (المسائل) حذف کر دیا ہے[۹۱]۔

۱۱۔ ماکثر ورودہ فی مجلس القضاء

مولف: بلفیقی: ابوعیشون محمد بن محمد ابن العیاش القاضی (۷۵۵ھ/۱۳۵۴م میں زندہ تھے) لسان الدین ابن الخطیب نے اس کتاب کو بلفیقی ہی کی تالیف قرار دیا ہے[۹۲]۔

۱۲۔ ازہار الریاض فی اخبار القاضی عیاض

المقری: شہاب الدین احمد بن محمد التلمسانی (ت ۱۰۴۱ھ/ ۱۶۳۱م)

یہ کتاب مصطفی السقا، ابراہیم الابیاری اور عبدالحفیظ شلبی کی تحقیق کے ساتھ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۱ھ / ۱۹۴۱ء۔ ۱۹۴۲ء میں مطبع لجنۃ التالیف والترجمہ والنشر سے شائع ہوئی۔ مولف نے اس کا نام جیسا کہ مقدمہ کتاب میں ہے (ازہار الریاض فی اخبار عیاض ومانیا سبہا مما یحصل بہ ارتیاح وارتیاض) رکھا ہے۔ اس کتاب کے مولف نے بھی گذشتہ مولفین کی طرح مختلف حکایات ولطائف کا ذکر کیا ہے تاکہ قاری کے شوق مطالعہ کو مہمیز کر سکیں۔ چنانچہ اس ضمن میں انھوں نے اگلوں کی مثالوں کو نقل فرمایا ہے[۹۳]۔

کتاب کی فصلوں اور اس کے عنادین کی ترتیب میں انھوں نے متقدمین کی روش نہیں اپنائی ہے لیکن کبھی کبھی اصل موضوع سے ہٹ کر انھوں نے بھی ضمنی مباحث کو چھیڑ دیا ہے۔ اور اس موقع پر سراحت کے ساتھ کہہ دیا ہے کہ "گرچہ متقدمین کی طرح میں بھی واضح راستے سے بھٹک گیا ہوں۔ لیکن یہ میرا شیوہ نہیں ہے۔ کیا کیا جائے انسان اپنے افکار و خیالات کے ہاتھوں مجبور ہو جاتا ہے"۹۹

کتاب کی فصلیں مندرجہ ذیل ہیں

الاولی ـــــ روضۃ الوردۃ فی اولیۃ ھذا العالم الفرد۔

الثانیۃ ـــــ روضۃ الاقحوان فی ذکر حالتہ فی المنشا والعنفوان۔

الثالثۃ ـــــ روضۃ البہار فی ذکر جملۃ من شیوخہ الذین فضلھم اظہر من شمس النہار۔

الرابعۃ ـــــ روضۃ النشور فی بعض مالہ من منظوم ومنثور۔

الخامسۃ ـــــ روضۃ النسرین فی تصانیفہ العدیمۃ النظیر والقرین۔

السادسۃ ـــــ روضۃ الآمس۔ فی وفاتہ وما قابلہ بہ الدھر الذی لیس لجرحہ من اسی۔

السابعۃ ـــــ روضۃ الشقیق فی جمل من فوائدہ المنظومۃ نظم الدر العقیق۔

الثامنۃ ـــــ روضۃ النیلوفر فی ثناء الناس علیہ وذکر بعض مناقبہ التی ھی اعطر من المسک الاذفر

اعداد میں یہ آٹھ گلشن ہیں جو کہ قاضی عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن عبد اللہ بن موسیٰ بن عیاض الیحصبی السبتی سے متعلق ہیں قاضی صاحب کی وفات مراکش میں ۵۴۴ھ/۱۱۴۹ء میں ہوئی۔ ان میں سے تین اجزاء کی طباعت ہو سکی ہر حصہ مکمل گلشن پر مشتمل ہے۔ باقی گلستانوں کو مصنف نے چوتھے (یعنی روضۃ النشور) کے لئے مخصوص کر رکھا ہے۔

پانچواں، چھٹا، ساتواں اور آٹھواں پانچویں جز کے لئے مخصوص ہے، مگر دوسرے آخری اجزا منظرِ عام پر نہ آسکے۔ آخر میں ہم یہ بھی عرض کر دیں کہ قاضی عیاض شہر سبتہ اور غرناطہ کے منصب قضاء پر فائز رہے۔[۹۵]

۱۳۔ تاریخ قضاۃ القیروان:

مولف: الجوری القیروانی: محمد بن محمد (یہ ۱۴ ویں صدی کے عالم ہیں) مولف کا بیان ہے کہ "یہ مختصر سا رسالہ ان سارے قضاۃ پر مشتمل ہے جن سے فتح اسلامی سے لے کر آج تک میری واقفیت ہو سکی ہے"۔ اس کا اختتام محمد بن محمد العلائی المتوفی ۱۳۵۲ھ/۱۹۲۳ء پر ہوتا ہے یہ رسالہ مکتبہ العطار تونس میں موجود ہے اور حسن حسنی عبدالوہاب کے مجموعہ کے ساتھ بشکل مخطوطہ شامل ہے۔

۱۴۔ التعریف بالقاضی عیاض بن موسی الیحصبی (ت ۵۴۴ھ)

مولف: محمد بن عیاض بن موسی الیحصبی (ت ۵۷۵ھ/۱۱۷۹م) رباط میں اس کا ایک تحریری نسخہ دریافت ہوا ہے۔ جامعۃ الدول العربیہ میں اس کی ایک فوٹو اسٹیٹ کاپی بھی موجود ہے یہ کتاب ڈاکٹر محمد بن شریفہ کی تحقیق سے آخری مرتبہ مغرب میں شائع ہوئی۔ اوسط درجہ کی ایک جلد پر مشتمل ہے۔

۱۵۔ ترجمہ القاضی عیاض

مولف: وادیاشی: ابوعبداللہ محمد بن جابر التونسی (۷۴۹ھ/۱۳۴۸م)

ھ۔ (تاریخ قضاۃ کے عام مآخذ)

قضاۃ کے حالات اور ان کی سیرت کے مآخذ کا استیعاب تو ممکن نہیں البتہ چند کتابوں کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

۱۔ طبقات کی کتابیں: مثلاً طبقات الشافعیہ، طبقات الحنفیہ، طبقات الحنبلیہ اور طبقات المالکیہ۔

۲۔ عام تاریخی کتابیں مثلاً ابن حبیب المحبر، اور المنمق فی تاریخ قریش، تاریخ طبری، تاریخ خلیفہ بن خیاط۔ بن الجوزی کی المنتظم، ابن اثیر کی الکامل ابن تغری بردی کی النجوم

الزاہرۃ۔ ان تمام کتابوں میں قضاۃ کے حالات ملتے ہیں۔ کچھ کتابیں ایسی بھی ہیں جو حکومت کے سرکردہ افراد کے حالات پر مشتمل ہیں مثلاً ارکلی کی کتاب خلاصۃ الذہب المسبوک اس کتاب میں خلیفہ الناصر لدین اللہ العباسی کے دور حکومت کے قضاۃ کا تذکرہ ہے اور منصب قضاء پر فائز ہونے سے لے کر استعفاء دینے تک کے حالات لکھے گئے ہیں۔[۹۸] اسی طرح الاشرف الرسولی کی کتاب العسجد المسبوک بھی ہے۔ اس میں تمام خلفاء کے تذکرہ کے ساتھ ان کے قضاۃ کا بھی ذکر ہے مثلاً المستنصر باللہ کے تذکرہ کے ساتھ اس کے دور حکومت کے تمام قضاۃ کا ایک ایک کرکے تذکرہ ہے اور بالترتیب ان کی سبکدوشی اور معزولی کو بیان کیا ہے۔[۹۹]

۳۔ انساب کی کتابیں: مثلاً سمعانی کی الانساب الاکمال فی رفع الارتیاب عن المؤتلف والمختلف من الاسماء والکنیٰ۔

۴۔ تذکرے۔ اس طرح کی کتابیں مغرب اور اندلس سے زیادہ متعلق ہیں مثلاً فتح بن خاقان کی کتاب "قلائد العقیان" اس کتاب کا تیسرا حصہ جو کہ ۱۸۸۔۲۳۱ صفحات پر حاوی ہے۔ قضاۃ کے تذکرہ کے لئے مخصوص ہے۔ اسی طرح قضاۃ کا تذکرہ انھوں نے اپنی کتاب "مطمح الانفس" میں بھی کیا ہے۔ یہ کتاب "القلائد" کے ساتھ شائع ہو چکی ہے سوانح کی دوسری کتابیں بھی ہیں مثلاً قاضی عیاض (م ۵۴۴ھ) کی کتاب "ترتیب المدارک" ابن بشکوال (۵۱۸ھ/۱۱۸۳م) کی کتاب[۱۰۰] الصلۃ اور لسان الدین ابن الخطیب محمد بن عبد اللہ (ت ۷۷۶ھ/۱۳۷۴م)[۱۰۱] کی کتاب اعمال الاعلام۔ اہل مشرق کے تذکروں میں ہم خطیب بغدادی کی تاریخ بغداد اور ابن الدبیثی، اور ابن النجار وغیرہ کے تکملوں کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں اسی طرح صفدی کی کتاب "الوافی فی الوفیات" میں مشرق و مغرب دونوں کے قضاۃ کا تذکرہ ہے۔

۵۔ کتب ادب۔ ادب کی بے شمار کتابیں۔ قضاۃ کے حالات لطائف / اور بادشاہوں پر ان کی گرفت کے واقعات سے مملو ہیں۔ مثلاً جاحظ کی مشہور زمانہ تصنیف البیان والتبیین، تنوخی کی نشوار المحاضرۃ وغیرہ۔ یہ کتابیں ادب اور تاریخ دونوں کا بیش بہا خزانہ ہیں

ان کے علاوہ بہت سے رسائل کے مجموعے بھی ہیں مثلاً رسائل الصابی، اور رسائل الوطواط وغیرہ، یہ رسائل قضاۃ کے فرائض اور ان کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہیں "صبح الاعشی فی صناعۃ الانشاء" بھی کتب رسائل سے زیادہ مشابہ ہے کیوں کہ قلقشندی نے اس میں تقرر نامے جمع کئے ہیں مثلاً نسخۂ تقلید قاضی قضاۃ الشافعیہ (ج ۱۱ ص ۱۸۸) یہ فرامین مصر سے متعلق ہیں اور بہت سے فرامین مصر کے علاوہ دوسرے علاقوں سے متعلق ہیں مثلاً نسخۂ تقلید قاضی قضاۃ الشافعیہ بالمدینہ المنورہ (ج ۴ ص ۲۰، ۲۴۲، ۳۴۴) اس طرح یہ کتاب قاضیوں کے قضاء کا منصب سنبھالنے کے بعد ان کی ذمہ داریوں کے متعلق معلومات فراہم کرتی ہے۔ (ج ۹ ص ۱۶، ۱۷)

(د) امور قضا سے متعلق فقہی تصنیفات!

یہ فہرست جس میں مصنفین کے مسلک کے بجائے زمانی ترتیب ملحوظ رکھی گئی ہے قضاء کے موضوع پر مستقل فقہی تصنیفات پر مشتمل ہے اس میں فقہی تصنیفات کی وہ عام کتابیں شامل ہیں جن میں قضا سے متعلق چند چھوٹی بڑی فصلیں ملتی ہیں۔ مثلاً "جامع الفصولین" یہ کتاب فقہی معلومات سے متعلق ہے نہ کہ قضاء سے۔ ساتھ ہی ساتھ مولف نے جزء اول کے بڑے حصہ کو قضاء، دعوی، شہادات، یمین اور ان سارے معاملات سے خالی کر رکھا ہے۔ جن سے کہ قضاۃ کا واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ ہم نے ابن قیم الجوزیہ کی دونوں کتابیں (اعلام الموقعین اور الطرق الحکمیہ) کو ان کی مخصوص اہمیت کے پیش نظر مستثنی کر دیا ہے اور اسی وجہ سے ہم نے اعاوادی اور ابو یعلی الفراء کی عام فقہی کتابوں کو بھی مستثنی کیا ہے۔ اس ذیل میں ہم عام فقہی کتابوں کی طرح کتاب الحسبہ کا بھی تذکرہ کریں گے۔ اگر وہ امور قضاء سے کچھ بھی متعلق ہوں گی۔

۱۔ ادب القضاء سنہ ۱۰۱

مولف: امام ابو یوسف: یعقوب بن ابراہیم الحنفی (ت ۱۸۲ھ/ ۷۹۸م) اس کتاب کی شرح الہندوانی (ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بن عمر المعروف بہ ابو حنیفہ الصغیر المتوفی سنہ ۳۶۲) نے کی ہے اس شرح کا نام (شرح ادب القاضی لابی یوسف ہے) ایک اور شرح امام نفسی (ابو بکر محمد بن ابی سہل الامام صفی الائمہ المتوفی (سنہ ۴۸۲ھ) نے کی ہے ان کی شرح کا نام بھی شرح

ادب القاضی لابی یوسف ہے ۱۰۴ عراقی کی المجمع العلمی میں نمبر ۲۵۷ کے تحت "ادب القاضی مع الفصل الخامس والثلاثین من الفصول العادیہ" کے نام سے بھی ایک کتاب مع ابو یوسف کے نام سے منسوب کی جاتی ہے۔

۲۔ مناقضات من زعم انہ اینبغی ان یقتدی القضاۃ فی مطاعمہم بالائمۃ والخلفاء۔

مولف: الکسری ابو موسیٰ بن عیسیٰ (ت ۱۸۶ھ/) ۱۰۵

۳۔ ادب القاضی ۱۰۶

مولف: لولوئی: ابو علی الحسن بن زیاد الحنفی (ت ۲۰۴ھ/ ۸۱۹م)

۴۔ کتاب القضاء و آداب الاحکام ۱۰۷

مولف: ابو عبید: القاسم بن سلام اللغوی الشافعی (ت ۲۲۴ھ/ ۸۲۸م)

حاجی خلیفہ نے اس کتاب کا نام (ادب القاضی) تحریر کیا ہے ابو علی حداد نے ابو نعیم الحافظ (ت ۴۳۰ھ) سے اس کتاب کی سماعت کی تھی۔

۵۔ ادب القاضی ۱۰۸

مولف: قاضی ابن سماعۃ: ابو عبد اللہ محمد بن سماعۃ ابن عبید اللہ البغدادی التیمی الحنفی (ت ۲۳۳ھ/ ۸۴۷م)

۶۔ منہاج القضاۃ ۱۰۹

مولف: ابن حبیب الاندلسی: عبد الملک ابن حبیب العباسی القرطبی (ت ۲۳۱ھ/ ۸۵۳م) بنابی نے اس کتاب سے بعض واقعات نقل کئے ہیں۔

۷۔ القضایا والحکام ۱۱۰

مولف: البغدادی: ابو القاسم عبد اللہ بن احمد ابن عامر الطائی (ت ۲۴۵ھ/ ۸۵۹م)

۸۔ ادب القاضی: ۱۱۱

مولف: الخصاف: ابو بکر احمد بن عمر بن مہیر الشیبانی الحنفی (ت ۲۶۱ھ/ ۸۷۴م)

اس کتاب کا تذکرہ کرتے ہوئے حاجی خلیفہ رقمطراز ہیں کہ خصاف نے اس کو ۱۲۰ ابواب میں مرتب کیا ہے یہ ایک جامع اور مفید کتاب ہے اس کی مقبولیت اس کی شہرت کی دلیل

ہے سا کا برائمہ فقہ نے اس کی شرح لکھی ہے۔ اس کتاب کے مندرجہ ذیل مخطوطے ہم تک پہونچے ہیں۔

۱۔ نسخہ کتب خانہ قولہ: فہرست المکتبہ، راقم الرابع ۲۱۲ نمبر ۲۱۳ فقہ حنفی۔
۲۔ نسخہ لیڈن لائبریری۔
۳۔ نسخہ انڈیا آفس لائبریری: یہ ادب القضاۃ کے نام نمبر ۳۸۵۹ کے تحت ہے۔
۴۔ نسخہ برٹش میوزیم: اس نسخہ کو برٹش میوزیم کی فہرست کے ضمیمہ میں ص ۲۴۷ پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کتاب کی کثرت سے شرحیں لکھی گئی ہیں۔ حاجی خلیفہ نے مولفین کی وفات کے مطابق شارحین کو ترتیب دینے کی کوشش کی ہے مگر وہ ترتیب زمانی کو ملحوظ نہ رکھ سکے ۱۱۱ اس لئے ہم نے بڑی جانفشانی کے بعد یہ فہرست مرتب کرنے کی کوشش کی ہے۔

(ا) امام ابوجعفر محمد بن عبداللہ الہندوانی (۳۶۲ھ/۹۷۲م)

(ب) ابوبکر احمد بن علی الجصاص الرازی المتوفی ببغداد سنہ ۳۷۰ھ/۹۸۰م)
ان کا ذکر بغدادی نے بھی کیا ہے ۱۱۲

اس کتاب کی ایک فوٹو اسٹیٹ کاپی المجمع العلمی العراقی میں (شرح ادب القاضی للخصاف کے نام سے) موجود ہے۔ یہ نسخہ ۲۶۵ صفحات پر مشتمل ہے ہر صفحہ ۲۴ سطر اور ہر سطر ۱۵ الفاظ۔ یہ کتاب ۹۴ ابواب پر مشتمل ہے۔ کتاب کے شروع میں نمبر کے بغیر ابواب کی فہرست ہے۔ کچھ ابواب پر نمبر درج ہیں تاکہ رجوع کرنے میں آسانی ہو سکے۔ اس کتاب کے آخر میں ایک عبارت نقل ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"کتاب (ادب القاضی للخصاف) مکمل ہوگئی اس سے فرصت بروز شنبہ ۱۷ ذی القعدہ ۵۹۲ھ کو ملی۔ اس کی کتابت فلاح بن مناع غفرلہ نے شہر حلب میں دافع مدرسہ حنفیہ میں کی۔

اس مدرسہ کے بانی کو اللہ آفتوں سے محفوظ رکھے۔

(ج) الامام ابوالحسن احمد بن محمد القدوری (۴۲۸ھ/۱۰۳۶م)

(د) شیخ الاسلام علی بن الحسین السندی (۴۶۱ھ/ ۱۰۶۸ء)
(ھ) الامام شمس الائمہ محمد بن احمد السرخی (۴۸۳ھ/ ۱۰۹۰ء)
(و) الامام ابوبکر محمد المعروف بہ خواہر زادہ (۴۸۱ھ/ ۱۰۹۰ء)
(ز) الامام شمس الائمہ عبدالعزیز احمد الحلوانی (۴۵۶ھ/ ۱۰۶۴ء)
(ح) عمر بن عبدالعزیز بن المازۃ المعروف بہ حسام الدین الشہید البخاری۔ یہ ۵۲۶ھ/ ۱۱۴۲ء میں قتل کردیئے گئے تھے۔

حاجی خلیفہ کا اس کتاب پر نوٹ ہے کہ یہ تمام شرحوں میں سب سے مشہور اور مقبول عام شرح ہے۔ اس کتاب کے چار نسخے مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں۔ ایک نسخہ ترکی کے مکتبہ نبی جامع میں نمبر ۲۵۶ کے تحت محفوظ ہے دوسرا چسٹر بٹی لائبریری میں نمبر ۴۶۴۳ کے تحت ہے۔ تیسرا بغداد کے مکتبہ الاوقاف میں نمبر ۳۵۰۵ کے تحت ہے اس کا سائز ۲۷×۱۸ ہے چوتھا نسخہ مدینہ کے مکتبہ عارف حکمت میں ہے اس کے صفحات کی تعداد ۴۲۶ ہے اس نسخہ پر کچھ تصحیحات بھی ہیں۔ تاریخ کتابت سنہ ۹۰۰ھ درج ہے۔

(ط) الامام فخر الدین الحسین بن منصور المعروف بہ قاضی خان (۵۹۲ھ/ ۱۱۹۵ء)
(ی) الامام محمد بن احمد القاسمی الخجندی

ایک نسخہ "کتاب ادب القضاء عن الخصاف" کے نام سے بھی ہے ہمیں نہیں معلوم کہ یہ اصل کتاب ہے یا شرح۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ یہ ایک اچھا نسخہ ہے اور ترکی کے مکتبہ مختار بک میں موجود ہے ۱۱۵

حواشی

۴۲ ابن الندیم: ۱۵۸، یاقوت الحموی ۵: ۳۱۷ ۴۳ البغدادی: ایضاح ۱: ۴۵ ۴۴ ن م ۲: ۶۳۹ ۴۵ ملاحظہ کریں۔ الثغر البسام: ابن طولون ص ۱۱۵، ۱۱۶ خوبی کے حالات کے لئے ملاحظہ کریں زرکلی کی الاعلام ۲: ۲۱۹ ۴۶ حاجی ۱: ۲۱ ۴۷ ابن طولون کی کتاب الثغر البسام سے منقول: ۱۱۵-۱۱۶ ۴۸ ابن طولون: قضاۃ

دمشق : ۱۸۴ (۴۹) السخاوی : الاعلان : ۵۷۵ - بغدادی : ایضاح ۱ : ۱۰۱
(۵۰) مقدمۃ الثغر البسام : ابن طولون : ۴ (۵۱) اس کے بعد کتاب (الباشاۃ والقضاۃ
جو کہ عہد عثمانی سے متعلق ہے) ڈاکٹر صلاح الدین منجد کی تحقیق کے ساتھ منظر عام پر آئی۔
(۵۲) زرکلی کا خیال ہے کہ ابو ایوب ان کی کنیت ہے۔ زرکلی ہی نے ان کی وفات کا سن ۷۰۰ھ؟
بیان کیا ہے۔ سن وفات کو زرکلی نے ابو ایوب ہی کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ (۵۳) زرکلی۔ اعلام ۸ : ۲۸۸
(۵۴) ابن عرنوس : تاریخ القضاء فی الاسلام : ۴ (۵۵) حاجی ۱ : ۲۸۰ کحالہ : معجم المولفین۔
(۵۶) ابن خلکان ۲ : ۹۲ سیوطی : حسن المحاضرۃ ۱ : ۵۵۲ (۵۷) ن م : ۴۱۶ (۵۸) ن م
۴۱۸ (۵۹) ن م : ۴۲۱ (۶۰) ن م ۷ : ۹۱ - ۹۲ (۶۱) مولف کے حالات کے
لئے ملاحظہ ہو الذہبی کی تذکرۃ الحفاظ ۳ : ۱۰۴۷ اور سیوطی کی طبقات الحفاظ : ۴۱۱
(۶۲) القرشی : الجواہر المضیئۃ فی طبقات الحنفیہ ۱۱۲ کحالہ نے فخر الدین مرآۃ ہے۔ وفات کا سن مجم المولفین سے ماخوذ
ہے (۶۵) السخاوی : الاعلان : ۵۳۵ - الاعلام ۶ : ۳۵۴ (۶۶) السخاوی :
۴۵ - الضوء اللامع ج ۵ ص ۱۰۷ اعلان بالتوبیخ ص ۵۷۴ البغدادی : ایضاح :
: ۴۵ - ایضاح میں مصنف کا لقب کمال الدین لکھا ہے نیز ملاحظہ ہو کحالہ کی معجم المولفین۔
(۶۷) حاجی ۱ : ۲۸ (۶۸) ص ۳۳۷ (۶۹) حاجی ۱ : ۹۹ ابن العماد : الشذرات
۸ : ۲۰۳، بغدادی ہدیۃ ۱ : ۴۲۷ (۷۰) ن م (۷۱) السخاوی : الاعلان : ۳۷۵۔
روزنتھل کی تالیف علم التاریخ اور یوسف العش کی کتاب موارد الخطیب البغدادی : ۱۷۲ سے تاریخ
وفات ماخوذ ہے۔ (۷۲) السخاوی : الاعلان : ۵۷۴، ۵۷۴ (۷۳) الحمیدی : جذوۃ
المقتبس : ۵۹ - ۶۱، الضبی : بغیۃ الملتمس : ۷۹، ۸۰ (۷۴) المغرب فی حلی المغرب ۲ : ۵۶
مولف کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو : ابن بشکوال کی الصلۃ اور قاضی عیاض کی ترتیب
المدارک۔ نیز ابن الابار کی کتاب الحلۃ السیراء بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ (۷۵) ابن الفرضی :
تاریخ علماء الاندلس : ۵۶۴ (۷۶) ن م ص ۶۱ (۷۷) الحمیدی : الجذوۃ : ۵۳
(۷۸) الضبی : البغیۃ : ۱۷ (۷۹) قاضی عیاض : ۳ : ۴۰۶ (۸۰) ن م : ۴۱۳
(۸۱) ن م : ۱۲۷ (۸۲) ابن بشکوال : الصلۃ : ۱۳۶ (۸۳) یاقوت الحموی : معجم

۴ : ۳۱ ۸۴؎ حوالہ سابق ۸۵؎ المغرب فی حلی المغرب : ۲۶۴ ۸۶؎ المقتبس تحقیق محمود دعلا مکی ص ۲۶ نیز ملاحظہ ہو ابن الابار کی التکملہ ۱ : ۳۵۵ ط العطار لبی ۸۷؎ ابن بشکوال: الصلۃ : ۷۲۳ ۔ ہدیۃ العارفین : ۳ ۷ ۸۸؎ ڈاکٹر عبد الرحمن الحی کی کتاب "القضاء و دراسۃ فی الاندلس" ۲۰۵ ۸۹؎ حاجی : ۲۹ ۹۰؎ المقری : ازہار الریاض ۲ : ۲۷ ۹۱؎ ن م ۲ : ۲۷ ۹۲؎ لسان الدین ابن الخطیب : الاحاطہ ۳ : ۱۴۳ ۹۳؎ المقدمہ : ۲۱ ۹۴؎ ابن بشکوال: الصلۃ : ۳۵۳، ابن خلکان ۲ : ۴۸۴ ۹۵؎ المقدمہ : ۱۸ ۹۶؎ اس سلسلہ میں ڈاکٹر عبد الرحمن الحی سے استفادہ کیا گیا ہے ۹۷؎ ابن سورہ : ۱۸۶ ۹۸؎ الاربلی : خلاصۃ : ۲۸۳ ۹۹؎ الاشرف الرسولی : العسجد المسبوک ۲ : ۶۰ (۱) ۱۰۰؎ ابن بشکوال : الصلۃ اس کتاب کے مقدمہ میں مولف نے اپنے ماخذ یعنی تاریخ القضاۃ اور تاریخ الفقہاء کا تذکرہ کیا ہے۔ ۱۰۱؎ لسان الدین ابن الخطیب : اعمال الاعلام ۱۰۲؎ حاجی ۱ : ۴۶ ۱۰۳؎ البغدادی : ہدیہ ۲ : ۴۷ ۱۰۴؎ ن م : ۷۶ ۱۰۵؎ ابن الندیم : ۱۹۱، البغدادی : ہدیہ ۲ : ۴۷۷ ۱۰۶؎ ابن الندیم : ۳۰۲ ۱۰۷؎ التجیر فی المعجم الکبیر ۱ : ۱۸۵ ۔ حاجی ۱ : ۴۷ ۱۰۸؎ البغدادی ہدیہ : ۲ : ۱۱۲ ۱۰۹؎ النباہی : تاریخ قضاۃ الاندلس : ۱۸۸، معجم المولفین ۶ : ۱۸۱ ۱۱۰؎ ابن الندیم ۳۲۸ ۱۱۱؎ الغزی : الطبقات السنیہ فی تراجم الحنفیہ : ص ۴۸۵، البغدادی ۔ ہدیہ : ۴۹ ۔ حاجی ۱ : ۴۶ ۱۱۳؎ کشف الظنون ۱ : ۴۶ ۱۱۴؎ ہدیہ ۱ : ۶۶ ۔ ۱۱۵؎ دیکھئے اس مکتبہ کی فہرست ص ۳۷، خصاف کی کتاب کے لئے ملاحظہ ہو بروکلمان : تاریخ ادب عربی ۱۷۳ اور ضمیمہ ۲۹۲ ۔ ••

اپنے معاونین سے

محترمی ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ادارہ کا اکاونٹ IDARA-E-TAHQEEQ-O-TASNEEF-E-ISLAMI ALIGARH کے نام سے ہے ــــ براہ کرم اپنا چیک یا ڈرافٹ اسی نام سے بھیجیں ۔ اس میں کسی لفظ کی کمی بیشی سے زحمت ہوتی ہے ۔ امید ہے آپ کا تعاون ہمیں مستقل حاصل رہے گا ۔

منیجر ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی پان والی کوٹھی ۔ دودھ پور ۔ علی گڑھ ۲:۲۰۰۱